میلاد کی مناسب سے کروڑوں درود جمع کرنے کی بدعت

بدعة تجميع مليارات من الصلاة على رسول الله بمناسبة المولد النبوي!

[اردو - أردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

میلاد کی مناسب سے کروڑوں درود جمع کرنے کی بدعت

میں درج طریقہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دورد پڑھنے کی مشروعیت معلوم کرنا چاہتا ہوں طریقہ یہ ہے:

ہر شخص اپنے جاننے والوں اور عزیز و اقارب میں ایك محدود تعداد میں درود پڑھنا تقسیم کرتا ہے پھر وہ اپنے عزیز و اقارب اور جان پہچا نرکھنے والوں سے یہ درود ایك صفحہ میں جمع کرتا ہے تا کہ سب شریك ہوں، مثلا کوئی ایك طالب علم محلہ میں جا کر ہر گھر کے دروازے پر دستك دے کر ہر فیملی سے ایك ہزار یا اس سے زائد بار درود پڑھنے کا کہتا ہے

اور انہیں کہتا ہے کہ میں ایك ہفتہ بعد آ کر آپ سے یہ درود لے جاؤنگا جتی تعداد بھی ہو گی، چنانچہ کچھ لوگ ایك ہزار پورا کر لیتے ہیں اور کچھ اس سے زیادہ بھی کر لیتے ہیں تو اس طرح وہ تقریبا ڈیڑھ کروڑ درود کر لیتا ہے، اور اسی طرح سکول کے ہر طالب علم پر بھی پانچ درود تقسیم کیا جاتا ہے تو اس طرح تین کروڑ جمع ہو جائیگا، کیا آپ کے لیے اس موضوع کے متعلق کچھ لکھنا ممکن ہے تا کہ جن مجالس میں یہ کام ہوتا ہے وہاں پیش کیا جائے اور اس کا رد پیش کریں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب کو اچھے عمل کرنے کی توفیق نصیت فرمائے.

الحمد للہ

جس شخص کو بھی سنت اور اس کے احکام کا علم ہے، اور وہ سنت نبویہ کے نور سے منور ہوا اور اس کے سائے میں راحت اختیار کی ہے، اور اس نے شریعت اور اتباع و پیروی کی خوشبو سونگھی ہے اس کو یہ علم ہو گا کہ سوال میں وارد افعال جیسے عمل کرنا بدعت اور گمراہی ہے، اور وہ اس طرح کے عمل کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کا محب مسلمان نہیں ہو سکتا وگرنہ اس طرح کے عمل سے ابو بکر صدیق اور باقی صحابہ کہاں رہ گئے ؟

اور اس طرح کے عمل سے سعید بن مسیب اور باقی تابعین کہاں رہے ؟

اور پھر آئمہ اربعہ اس طرح کے عمل سے کہاں رہ گئے ؟

ان سب میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے ایسا عمل کیا بلکہ اس کے قریب بھی گیا ہو.

جی ہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے ہمیں اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دلائی ہے، لیکن حقیقی محب اور اجرعظیم کی رغبت رکھنے والوں میں سے کسی ایك نے بھی ایسا عمل نہیں اور نہ ہی اس طرح کا کوئی اور عمل جس شریعت سے ثابت نہ ہو.

اس طرح بکا شیڈول بنانے اور اسے سکولوں اور گھروں اور مجلسوں میں تقسیم کرنا یہ سب اوقات کا ضیاع ہے جس میں کوئی فائدہ نہیں، اور عمر کی تباہی کا باعث ہے؛ بلکہ یہ تو دینی طور پر گمراہی ہے عقلی طور پر بےوقوفی ہے!!

اگر وہ اتباع و پیروی کا معنی جانتے ہوتے تو ان کے لیے اس جدوجھد کو کسی فائدہ مند کام میں لگانا ممکن تھا، مثلا وہ لوگوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ رہن سہن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا طریقے تھے کی تعلیم دیتے، اور لوگوں کو سکھاتے کہ وضوء کیسے کرنا ہے، نماز کس طرح ادا کرنی ہے، اور لوگوں کو سود خوری سے دور رہنے کی ترغیب دلاتے، اور نماز باجماعت سے پیچھے نہ رہنے کی ترغیب دلاتے.

بلکہ جو لوگ نماز ادا ہی نہیں کرتے انہیں نماز کی طرف آنے کا کہتے، اور عورتوں کو بےپردگی اور بے حیائی اختیار کرنے سے اجتناب کرنے کا کہتے اور اس کے علاوہ بہت ساری اشیاء ہیں جو اس کی محتاج تھی کہ اس میں اس جدوجھد کو صرف کیا جاتا، جس کی بنا پر دین اسلام کا پیغام بڑے اچھے طریقہ سے لوگوں تك پہنچتا جو اس سے غافل ہیں، اور سیدھی راہ سے گمراہ ہو چکے ہیں.

لیکن ایک بدعتی کو ان عظیم کاموں کی توفیق کہاں کیونکہ وہ تو صحیح اتباع و پیروی کو ایک مذاق کی نظر سے دیکھ رہا ہے، اور شرعی محبت کو جہالت کی نظر سے؟!.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا حکم معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (101856) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور درود شریف کا معنی کیا ہے اس کو سمجھنے کے لیے آپ سوال نمبر (69994) کے جواب کا مطالعہ کریں.

یہ لوگ کئی قسم کی بدعات میں پڑے ہوئے یا پھر ایک ہی بدعت میں کئی اعتبار سے بدعت کہلاتی ہے وہ یہ کہ:

1 ـ انہوں نے یہ درود جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے رکھا ہے، اور یہ مناسبت خود بدعت ہے.

اس بدعت کا تفصیلی بیان ہماری اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (10070) اور (13810) اور (70317) کے جوابات میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

2 ـ ان کا یہ درود ایک معین تعداد میں محدود کرنا اور اس کا اپنے اور لوگوں کے لیے کرنا، حالانکہ شریعتا سلامیہ اس کا وجود نہیں ملتا، اور مسلمان شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتین نازل فرماتا ہے، جیسا کہ سوال میں وراد شدہ حدیث میں ہے ـ حالانکہ اس حدیث کے صحیح ہونے میں کلام کی گئی ہے ـ اور اس پر جو زیادہ کیا ہے وہ اس پر ہے، اور مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی ایسے ذکر کو جو کسی متعین عدد میں بیان کیا گیا ہے وہ اسے مطلق کر دے، اور اسی طرح اس کو یہ بھی حق نہیں کہ وہ کسی مطلق ذکر کو اپنی عقل سے متعین عدد میں محدود کر دے.

اور یہ لوگ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے اس قول کے کتنے زیادہ حقدار ہیں جو انہوں نے ان بدعتیوں کے اسلاف کے متعلق فرمایا تھا:

" تم اپنے گناہ اور غلطیاں شمار کرو، اور میں تمہارا ضامن ہوں کہ تمہاری نیکیاں ضائع نہیں کی جائینگی "

اسے دارمی نے سنن دارمی کے مقدمہ میں روایت کیا ہے (204).

مزید آپ سوال نمبر (11938) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

3 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ان عام اجتماعی اذکار میں شامل نہیں ہوتا، بلکہ یہ تو ایك خاص ذکر ہے جو بندے اور اس کے رب کے مابین ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اگرچہ افضل اعمال اور اللہ کے ہاں محبوب ترین اعمال میں شامل ہوتا ہے، لیکن ہر ذکر کے ایك خاص مقام اور جگہ ہے، اور کوئی ذکر وہاں اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتا، ان کا کہنا ہے: اسی لیے رکوع اور سجود میں درود پڑھنا مشروع نہیں، اور نہ ہی رکوع کے بعد کھڑے ہو کر.

دیکھیں: جلاء الافهام في فضل الصلاة علی محمد خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم (1/ 424).

ان دو نقطوں کا تصفیلی بیان دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (88102) اور (82559) اور (22457) اور (21902) کے جوابات کا مطالعہ کریں اس میں بہت تفصیل بیان ہوئی ہے.

لہذا جس کسی نے بھی درود کا یہ طریقہ گھڑا اور ایجاد کیا ہے اس کے لیے اس بدعت سے توبہ کرنی واجب ہے، اور اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں میں اس میں شرکت کی دعوت دینے سے باز آجائے، اور جس کسی کو بھی اس کے بدعت ہونے کا علم ہو جائے اسے چاہیے کہ وہ لوگوں میں اس میں شریك ہونے سے منع کرے، اور اس کی دعوت دینے سے بھی روکے اور وہ لوگوں کے دھوکہ میں مت آئے.

اور کسی عقل والے کے بارہ میں یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ رب العالمین کے حکم پر عمل کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے روك رہا

ہے، بلکہ وہ ت وانہیں اس طرح کے بدعتی طریقہ کو اختیار کرنے سے منع کر رہا ہے کہ اس طرح کے طریقہ سے اللہ کا قرب حاصل نہیں کیا جا سکتا.

اور جن جوابات کی طرف ہم نے رجوع کرنے کا کہا ہے اس میں کافی و شافی بیان موجود ہے، آپ اس کا بغور مطالعہ کریں اور غور و فکر کریں.

ہم امید رکھتے ہیں اللہ تعالی اس سے فائدہ دے گا، اور گمراہ مسلمانوں کو صحیح راہ دکھائیگا تا کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کریں.

واللہ اعلم .